حُلیہ شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف

سرتاجِ اولیاء سلطان العارفین حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری رحمتہ اللہ علیہ

مرتب

صاحبزادہ مسعود احمد

مولوی غُلام رسُول عالمپوری رح ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)

انتساب

محمد عیص عابد (مرحوم)

کے نام

جنہوں نے بے لوث اور پر خلوص طور پر حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ کی
شخصیت اور کلام پر تا دمِ مرگ تحقیق جاری رکھی

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

and
ings\Ma
esktop\

اہتمام اشاعت: مولوی غلام رسول عالمپوریؒ ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)

کتاب کا نام = حلیہ شریف حضور ﷺ

مصنف = حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ

مرتب = صاحبزادہ مسعود احمد

ناشر = مولوی غلام رسول عالمپوریؒ ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)

اشاعت اوّل = مئی 2013ء

مطبع =

تعداد = 500

قیمت = 60روپے

سلسلہ اشاعت = 4

ملنے کا پتہ = صاحبزادہ مسعود احمد

پوسٹ بکس 612 فیصل آباد، پاکستان

موبائل = 0092-345-7681542

0092-313-8666611

Email: president_alampuri@yahoo.com

president_org@hotmail.com

Website:www.alampuri-research.org

مولوی غلام رسول عالمپوریؒ ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ) کی طرف سے شائع شدہ اور زیر اشاعت کُتب کی تفصیل درج ذیل ہے

شائع شدہ تصانیف:

ڈونگھے راز	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ اک مطالعہ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
صحراؤں میں بہتے دریا	محمد سرفراز	
چٹھیاں	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
حلیہ شریف حضورؐ	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
سی حرفی سسّی پنوں	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
چوپٹ نامہ	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
پندھ نامہ	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد

ان کے علاوہ گورنمنٹ آف پاکستان کے سب سے بڑے ادارے اکادمی ادبیات پاکستان نے بھی صاحبزادہ مسعود احمد کی تصنیف ''مولوی غلام رسول عالمپوریؒ شخصیت اور فن'' شائع کی ہے۔

زیرِ اشاعت تصانیف:

درج ذیل کُتب کمپوز ہو چکی ہیں اور ان میں سے کچھ کتب پروف ریڈنگ کے مراحل سے گزر کر اشاعت کے مرحلے میں داخل ہونیوالی ہیں۔

روح الترتیل	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: محمد عیص عابد
داستانِ امیر حمزہ	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
مسئلہ توحید	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
احسن القصص	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
مآ رب الخاشعین	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد

دیباچہ

یہ بات بہت سالوں سے میرے اندر کروٹ لیتی رہی کہ مولوی صاحبؒ کی وہ تصنیفات جو شائع ہو چکی ہیں یا اشاعت کے بعد اب بازار میں نایاب ہو چکی ہیں اور جو تصانیف ابھی شائع نہیں ہوئیں اُن کو کتابت کی غلطیوں سے پاک کر کے شائع کیا جائے۔ یہ بات آج کی نہیں بلکہ جب سے میں نے ہوش سنبھالی اس خیال نے ہمیشہ مجھے متحرک رکھا اور بے چین بھی میری زندگی کا کوئی ایسا لمحہ نہیں گزرا جو میں نے مولوی صاحبؒ کی شخصیت، کلام، اُن کے مزار اقدس کی تعمیر اور اُن کی یادگاروں کی تعمیر کے بارے سوچ بچار کے بغیر گزارا ہو اور اگر سچ پوچھیں تو یہ باتیں میری زندگی سے منسلک نہ ہوتیں، یہ تحریک میرے اندر نہ ہوتی تو شائد میرا حال کیا ہوتا۔ جس طرح میری زندگی میں اُتار چڑھاؤ بڑے عجیب طریقے سے آئے مجھے صرف آپؒ کی شخصیت اور کلام سے رہنمائی اور حوصلہ ملتا رہا اور میں پوری طاقت سے آگے بڑھتا رہا۔ مجھے شروع سے ہی احساس تھا کہ یہ کام بہت بڑا ہے اور مشکل بھی لیکن یہ بھی احساس تھا کہ اگر اب نہ ہوسکا تو پھر شائد کب ہوگا اور شائد اس انداز سے نہ ہو سکے کیوں کہ میں مولوی صاحبؒ کی زبان کے لہجے کو بھی سمجھتا ہوں، اُن کے خاندانی حالات، تعلیم اور دیگر معلومات کی شکل میں میرے پاس سچا اور قیمتی خزانہ موجود ہے لہٰذا اسے تحریری شکل میں عوام کے سامنے بھی آنا چاہیے۔ دوسری اہم بات یہ کہ میں کبھی کسی اہم شخصیت کے بارے اور پھر خاص کر مولوی صاحبؒ کے بارے کبھی کوئی ایسی بات نہیں تحریر کر سکتا جسکی صحت کے بارے میں مجھے شک ہو میری اُن کیساتھ محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لوں اور نہ ہی اپنی ذاتی خواہش کو سامنے لانے کی کوشش کروں۔ مجھے ہمیشہ حیرت ہوئی کہ بعض لوگ اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل کی خاطر حالات وواقعات کو غلط طور پر پیش کرتے ہیں جس سے تاریخ کا چہرہ مسخ ہو جاتا ہے اور اِس بات کا غلط اثر ہمیشہ آنے والی نسلوں پر پڑتا ہے اور اُن کو تاریخ سے صحیح آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی تہذیب اور معاشرت سے صحیح طور پر آگاہ نہ ہو سکتے۔ خیر اچھائی اور بُرائی کا ہمیشہ مقابلہ رہا مگر جیت ہمیشہ سچ کی ہوتی ہے اس لئے میں نے 1990ء میں مولوی صاحبؒ کے نام

نامی پر ایک تنظیم رجسٹرڈ کروائی اور ساتھ مطالعہ کا عمل جاری رہا اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ فہم عطا کیا تا کہ میں چیزوں کو صحیح طریقے سے جانچ اور پرکھ سکوں میں نے کوشش کی کہ خصوصاً ہوشیارپور، جالندھر اور خطے کے دیگر اضلاع کی بولیوں کو سمجھ سکوں اسلامی تاریخ، متحدہ ہندوستان اور متحدہ پنجاب کے سارے علاقے کے بارے میں آگاہی حاصل ہو، یہاں کی برادریوں اور قبیلوں کے طرزِ زندگی، گفتگو کرنے کے سلیقے کو سمجھ سکوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مولوی صاحبؒ نے اپنے کلام میں کن کن زبانوں کو استعمال کیا، ان کے صحیح صحیح حالات زندگی رہن سہن، ان کا کن لوگوں سے ملنا اور ملنے کا انداز، اِن کی عادات، خاندانی حالات، ان کی شاعری کا معیار اور دوسرے شاعروں خصوصا صوفی شاعروں سے موازنہ اور شعراء میں اُن کی انفرادیت، ان کے بات کرنے کا انداز اور کلام کا معیار اُس کی گہرائی گیرائی اور اب تک جن لوگوں نے آپ پر لکھا ان کی سوچ اور ذہنیت ان کے عقائد ونظریات غرض اس سے منسلک ہر نوع کے معاملات کو سمجھنے کی جستجو کی جس میں اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی اور مجھ فہم وفراست عطا کی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال رہی اور مجھ پر انکشافات ہوتے رہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ زبان کا لہجہ اور بولی ہر شخصیت کی اپنی رہنی چاہئے کیونکہ مختلف اضلاع میں پنجابی کے مختلف لہجے ہیں جنہیں محفوظ رہنا چاہیے اور کوئی خاص قسم کی پنجابی بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے اس سے پنجابی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ مثال کے طور پر چند ہم معنی الفاظ درج کرتا ہوں جیسے دیکھیا، ویکھیا-چند، چن- سفنا، سپھنا وغیرہ۔ مولوی صاحبؒ کے شاگرد سید روشن علی جب مالوہ میں اقامت پذیر ہو گیا تو اسکو لکھی گئی اپنی ایک چٹھی میں مولوی صاحبؒ ہوشیارپور اور مالوہ کی بولی کا یوں تذکرہ کرتے ہیں۔

ایتھے اسیں آہے اُوتھے بنے آپاں جدوں بولیاں ہور دیاں ہور ہوئیاں

آپ کے زیرِ نظر کتاب مولوی غلام رسول عالمپوری رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر کردہ ''حلیہ شریف حضورﷺ'' ہے۔ محمد عالم کپورتھلوی مرحوم نے مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سات تحریروں یعنی (۱) چٹھی بنام روشن علی (۲) چٹھی بنام ہیرے شاہ (۳) چٹھی بنام غلام یٰسین (۴) حلیہ شریف (۵) سی حرفی سسی

پنوں (٦) چوپٹ نامہ (٧) پندھ نامہ کو اکٹھا کر کے کتابی شکل میں شائع کیا اور اس کا نام ''ست پھل'' رکھا لیکن میں نے فیصلہ کیا کہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں کو ان کے اصل نام سے شائع کیا جائے لہٰذا آج ''حلیہ شریف حضورﷺ'' کو الگ سے شائع کیا جا رہا ہے اصلاحی حوالے سے مختلف دوستوں سے بات ہوتی رہی جس میں محمد عیص عابد صاحب پروفیسر مفتی عبدالرؤف صاحب علامہ نادر جاجوی صاحب احسان باجوہ صاحب قابل ذکر ہیں یہ سب دوست احباب میرے پاس تشریف لاتے رہے اور مشاورت کا عمل جاری رہا ست پھل میں محمد عالم سے جہاں سہواً غلطی رہ گئی یا کوئی لفظ ان کی سمجھ میں نہ آسکا اس کو میں نے اور محمد عیص عابد صاحب نے صحیح کیا۔ محمد عیص عابد نے چٹھیوں، حلیہ شریف حضورﷺ، سسی پنوں، چوپٹ نامہ اور پندھ نامہ کی پروف ریڈنگ کے سلسلے میں میرے ساتھ مل کر بہت محنت کی اور بعض مشکل اشعار کو حل کیا بلکہ مشکل الفاظ کے معنی بھی حاشیہ میں تحریر کر دیئے تاکہ شائقین کو مولوی صاحب کے اشعار سمجھنے میں آسانی ہو جس سے اب ان کی شان دوبالا ہو گئی ہے۔

راقم موصوف کی ان گراں قدر خدمات کا انتہائی ممنون ہے اور دل سے دعا ہے کہ جس جذبۂ عشق کے ساتھ انہوں نے ان کو سنوارنے میں محنت کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں اجر جزیل عطا فرمائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ یہاں اُن پُرخلوص احباب کا ذکر نہ کروں تو ناانصافی ہو گی جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں مالی طور پر تعاون کیا۔ ان مہربان دوستوں میں محمد آصف صاحب، حاجی محمد سعید گجر صاحب، رانا فضل الرحمٰن صاحب، سجاد رسول صاحب، انعام اللہ صاحب اور محسن علی چٹھہ صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔ میں ان دوست احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے ایک اعلیٰ ترین مقصد کیلئے پرخلوص تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا خصوصی فضل واحسان فرمائے۔

اگرچہ راقم نے اس کتاب کی صحیح اشاعت میں پوری پوری کوشش کی ہے لیکن پھر بھی کہیں کتابت کی کوئی غلطی نظر آئے تو تصحیح فرما کر راقم کو مطلع کر دیں تاہم اہل علم حضرات پر اس کی خصوصیت مخفی نہیں رہے گی۔ اصلاح کی کوشش جاری رہے گی۔

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ دی نذر

''شاعرِ پنجاب''

رُتبہ اوہدا لاثانی ہے اُچا اوہدا پایہ
عالم پور دا شاعر سارے عالم اُتے چھایا
سلک گہر دا مصرعہ اوہدا شعر پھلاں دا گجرا
اونے جہڑا اکھر لکھیا اج وی لگدا سجرا
اوہدی بات مشالاں وانگر جیوں پگ لشکاندی
اوہدی سوچ چنبے دی ڈالی مغزاں نوں مہکاندی
اوہدا نقطہ عشق دا نکتہ گُجیاں رمزاں والا
ایڈا شاعر فر کد جمنا واہ سبحان تعالیٰ
صابرؔ یار غلام رسول نے جین دے چج سکھائے
''عاشق تے اندھیری جھلے ذرا نہ جنبش کھائے''

ڈاکٹر صابر آفاقی
مظفرآباد، آزاد کشمیر (28 اکتوبر 2000ء)

سوانح حیات (Biography)

عظیم صوفی شاعر سرتاج اولیاء سُلطان العارفین حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ

پیدائش

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ 5 ربیع الاوّل 1265ھ بمطابق 29 جنوری 1849ء بروز سوموار کو موضع عالمپور، تحصیل دسوہہ، ضلع ہوشیار پور، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔آپؒ کی قوم گجر اور گوت کسانہ تھی۔آپ کے والد محترم چوہدری مراد بخش اور آپؒ کی والدہ محترمہ رحمت بی بی تھیں۔مولوی صاحب والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔آپ کی پیدائش کے چھ ماہ بعد آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا مولوی صاحبؒ کی عمر ابھی تقریباً 12 سال تھی کہ آپ کے والد محترم بھی اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔

تعلیم

ظاہری طور پر باقاعدگی سے تحصیل علم کے بارے میں کسی طرف سے کوئی سراغ نہیں ملتا اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ آپ علم لدنی یعنی (الہامی علم) سے مستفیض تھے۔اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل و کرم تھا تاہم ابتدائی تعلیم کے طور پر اپنے گاؤں کے مولوی حامد صاحب سے کچھ عربی اور فارسی کی کتب پڑھیں پھر کچھ علم قریب کے ایک گاؤں غلوریاں کے مولوی عثمان صاحب سے حاصل کیا۔

ملازمت

ظاہری علوم سے فارغ ہونے کے بعد آپ میر پور کے پرائمری سکول میں بحیثیت استاد پڑھانے لگے۔آپ نے میر پور کے پرائمری سکول میں بحیثیت استاد 1864ء سے 1878ء تک 14 سال تعلیم دی۔1878ء میں آپ کا تبادلہ موضع مہیسر ہو گیا۔وہاں آپ نے 4 سال پڑھایا اور 1882ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر عالمپور آ گئے۔آپؒ نے تقریباً 18 سال بحیثیت سکول اُستاد ملازمت کی اور جب آپ نے استعفیٰ دیا تو اس وقت آپ کی عمر تقریباً 33 سال تھی۔

نکاح واولاد

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ کی تین شادیاں ہوئیں پہلی شادی موضع ڈھوتاں تحصیل بھونگہ ریاست کپورتھلہ میں ہوئی ان میں سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔دوسری شادی گاؤں سکرالا ضلع ہوشیارپور میں ہوئی ان میں سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جن کا نام ''عائشہ بی بی'' تھا۔تیسری اور آخری شادی گاؤں کھنیاں ودھایا کے رہائشی گلاب گجر کی بیٹی محترمہ زینب بی بی سے ہوئی ان میں سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جن کا نام خدیجہ بی بی تھا۔محترمہ خدیجہ بی بی کی اولاد دو بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں بڑا بیٹا عبدالطیف تقریباً 18 سال کی عمر میں پاکستان بننے سے قبل وفات پاگیا ان سے چھوٹے سعیدہ بیگم، مسعودہ بیگم، عبدالرشید اور رضیہ بیگم ہیں۔ 1947ء کے بعد محترمہ رضیہ بیگم کی شادی چوہدری غلام قادر سے ہوئی۔چوہدری غلام قادر موضع پھامبڑا تحصیل بھونگہ ریاست کپورتھلہ انڈیا کے رہنے والے تھے جو کہ پاکستان آکر ضلع لائل پور تحصیل سمندری میں آباد ہوئے بعد ازاں 1975ء میں گاؤں سے ترک سکونت کر کے لائل پور میں مستقل سکونت اختیار کر لی ہے۔بندہ صاحبزادہ مسعود احمد محترمہ رضیہ بیگم کا بیٹا ہے جبکہ محترمہ خدیجہ بی بی کا نواسا اور مولوی صاحبؒ کا پڑنواسا ہے۔

تصانیف

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ کا کلام میٹرک سے ایم اے تک پاکستانی نصاب میں شامل ہے آپ کی شخصیت اور کلام پر ڈاکٹر صادق جنجوعہ اور ڈاکٹر حفیظ احمد نے پی ایچ ڈی کی ہے۔آپ کا زیادہ تر کلام پنجابی میں ہے لیکن آپ نے بڑی اہم کتب اُردو، فارسی اور عربی میں بھی تحریر کی ہیں۔

آپؒ کی اب تک منظر عام پر آنیوالی کتب کا تذکرہ کئے دیتا ہوں۔

(1) آپؒ نے سب سے پہلے ''داستان امیر حمزہ'' کی پہلی جلد پندرہ سال کی عمر میں تقریباً ایک ماہ میں 1281 ہجری بمطابق 1864ء میں مکمل کی جبکہ دوسری اور تیسری جلد بروز جمعرات 16 محرم 1286ھ بمطابق 29 اپریل 1869ء 8 بیساکھ 1926 بکرمی 20 سال کی عمر میں 2 ماہ میں مکمل کی۔جس کے اشعار کی تعداد تقریباً 20,000 ہزار ہے۔**(2)** دوسری کتاب ''روح الترتیل''

19 سال کی عمر میں 1285ھ بمطابق 1868ءکومکمل کی جس کے اشعار کی تعداد 256 ہے۔
(3) حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ نے تیسری کتاب ''احسن القصص'' 24 سال کی عمر میں ایک ماہ میں 1290ھ مطابق 1873ءکومکمل کی۔ **(4)** چوتھی کتاب ''مسئلہ توحید'' یہ اُردو نثر میں ہے جو آپ نے 29 سال کی عمر میں 17 ذیعقد 1295ھ مطابق 1878ءکومکمل کی۔ **(5)** ''سی حرفی حلیہ شریف حضورﷺ'' 27 ربیع الاول 1297ھ مطابق 9 مارچ 1880ءموافق 28 پھاگن 1936 بکرمی بروز منگل بوقت عصر میراں وجانی موچی کی فرمائش پر تحریر کیا۔ اس وقت آپ کی عمر 31 سال تھی۔ **(6)** ''چٹھیاں'' مولوی صاحبؒ نے اپنے شاگرد سید روشن علی، دوست ہیرے شاہ اور صاحبزادہ غلام یٰسین کو منظوم چٹھیاں لکھیں۔ جو چٹھی آپ نے سید روشن علی کو لکھی ہے اس میں مولوی صاحبؒ خود فرماتے ہیں یہ نامہ بتاریخ 8 محرم 1300ہجری بمطابق 26 کا تک سن 1939 بکرمی بمطابق 10 نومبر 1882ءبروز دوشنبہ(یعنی بروز سوموار) بوقت نیم روز (یعنی بوقت دو پہر) جانی موچی کی دکان میں بیٹھ کر بحالت درد چشم لکھا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر 33 سال تھی۔ **(7)** ''سی حرفی سسی پنوں'' یہ سی حرفی آپ کی شاعری کی خوبصورت مثال ہے۔ **(8)** ''سی حرفی چوپٹ نامہ'' یہ سی حرفی بھی آپ کی شاعری کی خوبصورت مثال ہے۔ **(9)** ''پندھ نامہ'' یہ منظوم ہے اور یہ ایک عورت کے راستہ دریافت کرنے پر لکھا گیا ہے۔
(10) مولوی صاحبؒ کی دسویں اور آخری تصنیف جواب تک سامنے آئی ہے وہ ''مآ رب الخاشعین'' ہے جو کہ اُردو نثر میں آپ کی دوسری تصنیف ہے۔ مآ رب الخاشعین آپ نے 1305ھ بمطابق 1888ءکو 39 سال کی عمر میں لکھی ہے۔

وفات

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ 7 شعبان 1309ہجری بمطابق 7 مارچ 1892ء بمطابق 24 پھاگن بروز سوموار کو 43 سال کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور آپ کو موضع عالمپور، تحصیل دسوہہ، ضلع ہوشیار پور کے ہی قبرستان میں دفن کیا گیا اور وہیں آپ کا مزار اقدس ہے۔

تحریر و تحقیق: صاحبزادہ مسعود احمد

حلیہ شریف
حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ سید المرسلین خاتم النبین
محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم

جیسا کہ اس عنوان سے ظاہر ہے کہ یہ سی حرفی حضور اکرمؐ کی شان مبارک میں لکھی گئی ہے۔ اس کے آخر میں فارسی نثر پارے میں تاریخ تصنیف اور فرمائش کا حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ یوں ذکر کرتے ہیں۔

بفضل [1] اللہ تعالیٰ ایں سی حرفی متضمن حلیہ مبارک درحیطۂ تصنیف و درحوزۂ تحریر آوردہ شد بتاریخ بست وہفتم از ماہ ربیع الاوّل سنہ یک ہزار دوصد نود وہفت ہجری مقدس 9 مارچ ۱۸۸۰ء موافق ۲۸ پھاگن سمت ۱۹۳۶ بروز سہ شنبہ بوقت عصر بفرمائش میراں وجانی اسکاف۔

الف: آؤ محبوب دی دید کریئے جہدے حسن جمال دی شان بھاری
جس دے نور ظہور تھیں طبق چوداں کُرسی عرش جنت طبقات ناری
جس دے عشق دی تیغ نے عرب کٹھا سَنے عجم ہر دیس دی خلق ساری
جانی یار دی یاریوں جان واری اک وار نہ لکھ ہزار واری

ب: بہت اُس حُسن دیاں خوبیاں نیں خالق پاک نے آپ وڈیائی
حُسن یوسفی بوند اس بحر وچوں جس مصر کنعان تڑپایائی
ظاہر حُسن اوہو وچ مظہراں دے دیکھن والیاں نوں دسیایائی
جنہاں جانیاں جان قربان کیتی جو کجھ پاونا سی سو پایائی

ت: تک محبوب کنعان دے نُوں کیتا ہتھاں نوں مصر دیاں زناں بیرا
دل کٹ کر کتیلے [2] روہڑ دیندیاں لیندیاں دیکھ جے کدی محبوب میرا

---

[1] اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ سی حرفی جو حلیہ مبارک پر مشتمل ہے تصنیف کی اور تحریر کے دائرہ میں بتاریخ ۲۷ ربیع الاوّل ۱۲۹۷ھ مطابق ۹ مارچ ۱۸۸۰ء ۲۸ پھاگن سمت ۱۹۳۶ عصر کے وقت میراں وجانی موچی کی فرمائش پر لائی گئی ہے [2] ٹکڑے۔

فرق وچ صبیح[1] ملیح جیونکر اوّل صبح ضحےٰ[2] وچ دھیان تیرا
جھبدے خبر کرو جانی سُتیاں نوں جاگو حسن دے دیس دا کرو پھیرا

ث: ثابت صحائفیں[3] شان احمدؐ ظاہر وانگ باطن محمود ہویا
توریت انجیل زبور اندر ایس حُسن دا نُور مشہور ہویا
جدوں اوہ محبوب موجود آہا تدوں کدوں آدم مسجود ہویا
اوہ ہے جان جہان دی جان جانی اوّل ہو آخر مقصود ہویا

ج: جسم شریف لطیف انور خوشبو ناک کستوریوں بھاوندا اے
اک وار جس راہ تھیں گذر جاندے کئی مدتاں اثر نہ جاوندا اے
قُربان تاتار لکھ ختن نافہ عنبر عطر شمار کِس آوندا اے
خوشبو دے اثر ہر یار جانی مگر جا ان پُچھیا پاوندا اے

ح: حرف وفا دے ذوق اندر لباں پاک ہویاں بھرپور دونویں
ایویں گوش پرہوش کر نوش عبرت کلے حکمتوں رہن معمور دونویں
سوہنے نین مازاغ[4] دے نال سرمے آہے رات دن نور و نور دونویں
ذات بحت[5] دی وچہ دھیان جانی عالم رکھدے دلے تھیں دُور دونویں

خ: خلق عظیم رحیم مُرسل[6] طٰہٰ صفت یٰسین تعریف آئی
والضحیٰ[7] سوگند رخ پاک دی ہے واللیل[8] اس زلف دی شان آئی
محمود مقام جس دا ثانی اوس دے حسن دا نہیں کائی

---

1 حُسن کی دو قسموں کی طرف اشارہ ہے۔ حدیث نبوی میں وارد ہے اَنَا مَلِیحٌ وَاَخِیْ یُوسُفُ صَبِیحٌ. الحدیث اوکمال تال یعنی نبی اکرمؐ کا رنگ ملیح یعنی سانولا اور حضرت یوسفؑ صبیح یعنی گورے محض تھے۔ میں ملیح ہوں اور میرا بھائی یوسف صبیح ہے۔ 2 چاشت۔ 3 جمع صحیفہ، چھوٹی چھوٹی کتابیں جو پیغمبروں پر اتریں۔ 4 اشارہ سورہ نجم کی آیت نمبر ۱۷ کی طرف ہے۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ترجمہ۔ اُن کی آنکھ نہ تو اس طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی۔ 5 مراد حق تعالیٰ بحت کے معنی صرف اور خالص ہیں۔ 6 اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ کی طرف اشارہ ہے اے محمد بلاشبہ آپ رسولوں میں سے ہیں۔ 7 سورۂ والضحیٰ مراد ہے۔ 8 سورۂ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی کی طرف اشارہ ہے۔

جانی یار لواء الحمد[1] سر تے دیکھیں وچ عرصات[2] دل آس آئی

د: دن نوں دھپ دے وقت سر تے سایہ ابر سفید وچھایا اے
مکھی بدن شریف پر ناہ بہندی اس نوں رب نے ادب سکھایا اے
سُتے ہوندے کلام تمام سندے سُفنے کدے شیطان نہ آیا اے
شور آب لعاب[3] زلال کردا جانی یاراں نے بہت آزمایا اے

ذ: ذکر زبان تے حق کلمہ حلم مہر ہر کسیدی خیر خواہی
وچہ سخن فصیح بلیغ اکمل جامع[4] کُل کلم اک بات آہی
شیریں گفتگو دِلاں نوں کِھچ لیندی لے جاوندی جیویں قلاب[5] ماہی
ہر سخن پُر حکمتوں لکھ دفتر جانی جانیا اوسدی لکھ شاہی

ر: رسے تاثیر کلام ہر جا دھسے دیس جیوں نقش نگینیاں دے
اج تیک سو لہر ہر بحر لفظوں موج مار دی ہے وچہ سینیاں دے
جتھاں دِلاں وچہ اوہ کلام ظاہر مظہر نام ہے انہاں آئیناں دے
رچیا فیض کلام دا نُور جانی نور و نور ای نہیں نابینیاں دے

ز: زُمرۃالمرسلین اندر سیّد فہرست عالم بن آیا ای
اَلْیَوْمَ[6] اَکْمَلْتُ رَضِیْتُ بُشْریٰ[7] وَسَوْفَ[8] دا فضل بھر پایا ای
اسرافیل نقیب جبریل خادم مولے تاج لولاک[9] پہنایا ای

1 لِوَاءُ الْحَمْد. لِوَاء۔ل کے فتح سے غلط ہے لوا کا معنی جھنڈا پرچم ہے اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں حضورؐ نے فرمایا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں لِوَاءُ الْحَمْد ہوگا۔ 2۔ جمع عرصہ کی معنی، میدان، قیامت کا میدان۔ 3۔ یعنی کھارے پانی کو آپ کا لعاب شریں کر دیتا تھا۔ 4۔ اشارہ حدیث شریف جوامع الکلم یعنی مجھے جوامع الکلم عطا کیا گیا ہے۔ 5۔ مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ 6۔ اشارہ ہے قرآن کی اس آیت کی طرف اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔(ترجمہ) آج تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام جیسے دین کو میں نے پسند کیا۔ 7۔ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی وَ لِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُکُمْ ۔ 8۔ اشارہ آیت وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی یعنی ہم آپ کو اور زیادہ بھی عنقریب دیں گے جس سے آپ راضی ہو جائیں گے۔ 9۔ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ترجمہ: اے محمد ﷺ اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو بھی نہ پیدا کرتا۔

دوزخ دشمناں نوں جنت جانیاں نوں خاطر اوسدی رب بنایا ای

س: سیر افلاک سن عرش کُرسی قرب حق کر خاص نتاریا ای
مار انگلی چند نوں چیریا اے آسمان تھیں دھرت اتاریا ای
وچہ ہجر ستون بھی زار رویا دام[1] دداں[2] اسلام پکاریا ای
باہجوں جان جانی سنگ ریزیاں نے کلمہ نال آواز چتاریا ای

ش: شمع جمال دی روشنی نوں فوق[3] نور ضیاء تے بہت بھارا
سایا خاک ناہا عرش سائے تلے سائے اوسدے وسے جہان سارا
ہر ہر پیشگوئی جویں کہی ہوئی حکم من دا ہے ہر چند تارا
حاضر ہونوں جڑاں سن طلب ویلے نا سی جانیا رکھاں نوں مول چارا

ص: صفت رسول دی رب جانے جس نے آپ اوہ حسن اوپایا ای
جے کوئی ہور کرے دعویٰ صفت کلّی دعویٰ ایہہ خدا دا چایا ای
معجزات بے انت بھی رب جانے ہور کسے شمار نہ آیا ای
دھن بھاگ تنہاں جنہاں جان جانی اکھیں دیکھ وچہ دلاں رچایا ای

ض: ضب[4] شہادتوں سرے مجلس انکار بدخواہاندے دور ہوئے
نال نور ایمان دے صدق والی جلوہ گاہ مثال کوہ طور ہوئے
کسریٰ عجم قیصرہ روم جہئے اُسدی تیغ سیاستوں چور ہوئے
جانی جان قربان کر انہاں اوتے جہڑے اوس درگاہ منظور ہوئے

[1] جال، پھندا، جنگلی جانور جو گھاس کھاتے ہیں جیسے ہرن وغیرہ۔ [2] دَد کی جمع دَدّ اں، درندہ چارپایہ جس کی غذا گوشت ہو مثلاً شیر وغیرہ، مولوی صاحب ''احسن القصص'' میں یہ دونوں لفظ لائے ہیں۔ دام دداں گھمگیر چوپھیرے کھوہ ول سجدہ کردے۔ [3] بلندی، بزرگی، برتری، فضیلت۔ [4] سوسمار، گوہ، یہ ایک قسم کا جانور ہے جس نے آپ کی نبوت پر شہادت دی تھی۔ یہ جانور سانپ کی قسم کا ہوتا ہے یہ پیاس کے وقت اپنا منہ ہوا کے رخ کی طرف کرلیتا ہے جس سے اس کی پیاس بجھ جاتی ہے۔ چالیس دن کے بعد صرف ایک قطرہ پیشاب کرتا ہے۔

ط: طلب لقاء جس وچ دنیا حلیہ دیکھ وچ دلے دیدار پاوے
گندم گون موزوں قد دیکھ زائر[1] فضل رب دے نال بہشت جاوے
گندم کارنے چھوڑ بہشت آدم آیا وچ دنیا افسوس کھاوے
گندم گون محبوب ول دیکھ جانی تیرا تھاؤں سُتھا مڑ ہتھ آوے

ظ: ظاہراً قد رسولؐ اوسط لاغر فربہ دا حرف نہ آوندا سی
نا اوہ بہت لمے نا اوہ بہت چھوٹے دیکھن ہار قربان ہو جاوندا سی
آہا معجزہ پاس جو مرد ہووے چھوٹا نبیؐ تھیں اوہ دسیاوندا سی
بھاویں کیڈ دراز قد جان جانی ایویں پاوندا جدوں ازماوندا سی

ع: عطر عنبر گُلاب مُشکوں وَدھ وچ خوشبو دے عرق[2] تن دا
جس ورتیا اج تک کہے خلقت ریہا عطر بھِنا خاندان زن دا
لے جاوندے لوگ گھر ورت دے سی جدوں کسے نوں کجھ اتفاق بن دا
ہتھ رہے خوشبو جاں یار جانی پاون نال مصافحیاں ذوق من دا

غ: غرق خوشبو وچ وال سر دے پیٹھ کناں تک لٹک سوہاوندے سی
گُنڈل دار سیاہ چمکاندڑے سی کنگھی واہیاں لہر جھلاوندے سی
ادھے طرف سجے ادھے طرف کھبے لٹک لٹک ول دلاں نوں پاوندے سی
گردن پیٹھ والاں جیوں گھٹوں بجلی جانی چمک نوں دیکھ غش کھاوندے سی

ف: فضل خدائے دا نور متھے بحر فیض دی لہر اُچھال دا اے
چند چودھویں دا کہے کون کوئی جو اوہ اوسدی تاب سمبھال دا اے
متھا ہَسدا رَسدا نوُر بھِنا دِل ویریاں دے دیکھ کھال[3] دا اے
متھا بہت کھُلا سوہنا جگ نالوں جانی ہور نا اوسدے نال دا اے

[1] ملنے والا، زیارت کرنیوالا [2] پسینہ [3] کھالنا (مصدر) دُکھی یا درد سے آہ آہ کرنا، نفرت، بیزاری۔

ق: قوس بھواں محراب دونویں جنہاں تیغ نوں ادب سکھایا ای
وال بہت باریک دو ابروواں دے گھت ابر بہار سوہایا ای
وچکار دو بھواں دے نور لشکے مار چمک دل جان نوایا ای
جانی جان فدا اوس سوہنے توں دھن بھاگ اوہدے جس جایا ای

ک: کوہندیاں اَکھیاں نُور بھریاں کوہاں تیک نگاہ دی واہ جانی
دوہاں دھیریاں وچہ کشاد[1] چشماں بہت باہجہ مثال سیاہ جانی
مروارید سفیدیوں مات ہوندا وچ سرخ ڈورے دل خواہ جانی
وال سنگھنے مژگاں دے خُوب لمے موڑا گھت جُھکّے واہ واہ جانی

ل: لال لباں نازک ایڈ سُندر[2] مثل جنہاندی لعل نہ مُول کائی
وِرلے دند سفید ودھ موتیاں تھیں بجلی وچہ شفق جیوں روشنائی
اِکسار بُلند باریک بینی گویا نُور دے بحر دی لہر آئی
رُخسار ہموار خوش وضع دونویں دیکھو جانیا حُسن بہار لائی

م: مٹھ بھر رِیش جس رِیس ناہاں خُوب سنگھنی گرد بگرد سارے
مُچھاں گتریاں رہندیاں وال چھوٹے لب رہے ظاہر نُور چمک مارے
کُل وال ستاراں سفید ہوئے سر داڑھی وچہ لکھدے لِکھن ہارے
چہرہ چند پروار سیاہ اندر جانی نظر پوے دل جان وارے

ن: ناہ دراز نہ گول پورا بلکہ گول قریب رُخ چھبدائی
جنہاں دیکھیا تنہاں نے بدر کہیا جدوں ہور نمونہ نہ لبھدائی
نالے بدر دا قدر کیہہ مثل ہووے اوہ خود اک خادم اوہدی شبدائی
گردن خُوب دراز موزوں جانی جس تے فضل جہان دے ربدائی

[1] فراخی، کُھلا۔ [2] خوبصورت، حسین وجمیل۔

و: وال باریک خط ناف توڑی چل دا سینیوں اگے ول وِرل ایہا
ہور شکم سینہ ہموار دونویں جانی وال تھیں صاف مِرات[1] جہیا
سینہ بہت چوڑا بازو خُوب لمبے تلی عطر بھنی راوی دیکھ کہیا
شاخاں چاندی دیاں اُنگلیاں لمیاں سی جانی دیکھدا ہو قربان رہیا

ہ: ہتھ دی تلی تھیں نور رَسدا کھُلی نرم حریر دی تار نالوں
قدم خُوب موزوں پُرنال گوشت سمیں ساق خوش رنگ گُلدار نالوں
بازو ران شانے بند بھرے گوشت وچہ زور دے ودھ ہزار نالوں
محبوب محبّ خود سازیا سو سوہنا کون ہووے جانی یار نالوں

لا: لک ایہا جیہا شان لائق تنوں ناہ چونڈی بھری جاوندی سی
وچہ شانیاں مہر پیغمبری دی سجے شانے دے پاس سہاوندی سی
فرق شانیاں وچہ فراخ آہا خوبی حُسن شمار نہ آوندی سی
دوہاں شانیاں تے وال بہت آہے خوبی جانیاں نوں دسیاوندی سی

الف: اکھیں دو مہر دے وچہ خُفیہ فضل حق تھیں جہاں وچہ صفت پُوری
پچھلی طرف دسے جیویں طرف اگلی تے نہ فرق کائی وچہ قُرب دُوری
کارن چشم معتاد[2] حجاب پردہ تے ایہہ رہن دن رات ہر وجہ نوری
جانی معجزہ خاص رسول دا ایہہ کائی ہور کہے تس جان دُوری

ی: یاراں دے وِچہ مُمتاز سوہنا ایسا ہور سوہنا کون آیا ای
لکھ لکھے کوئی اجے پرے اس تھیں اِسدا کِسے نے انت نہ پایا ای
سوہنا اندروں جیویں تیویں باہر سب سوہنیاں سیس نوایا ای
جانی سوہنے دا سب کجھ اَنت سوہنا اوّل آخروں ایہہ فرمایا ای

[1] شیشہ، آئینہ [2] عادت کیا گیا، ہر روز کی جتنی عادت ہو۔